# تعریضات

مری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں، اسی لئے نمازی

عیدالاضحیٰ کی تقریب سعید کا چاند ایسے وقت میں طلوع ہوا ہے جب ایران عراق جنگ نے امت مسلمہ کو نہایت کرب و اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ امت مسلمہ کی تمام قوتیں، تمام حمیتیں اور تمام غیرتیں کفر کی بیخکنی اور اپنے قبلۂ اول کو آزاد کرانے کیلئے صرف ہونی چاہئیں تھیں۔ مگر افسوس کہ مسلمان آپس میں ہی دست وگریباں ہو گئے۔ انہیں اس بات کا بھی احساس نہ رہا کہ افغانستان، بھارت اور فلسطین کے مسلمان کس طرح ہنود و یہود کے ظلم و ستم اور بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ادھر ملک عزیز کی صورتحال بھی کوئی خوش آئند نہیں۔ سوشلزم روس کے ذریعے ہمارے دروازوں تک آپہنچا ہے۔ اسلام اور ملک دشمن عناصر ملک کی سالمیت کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ دوسری طرف حکومت جو اسلام کی دعویدار ہے اس کا حال یہ ہے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

یہ عیدالاضحیٰ ہر سال اس لئے نہیں آتی کہ ہم منوں گوشت کھا کر کام و دہن کو لذتیں بہم پہنچائیں۔ یہ اس لئے بھی نہیں آتی کہ ہم زرق برق کے لباس زیب تن کریں اور تعیش کے سامان حاصل کر کے خدا کو بھلادیں۔ یہ اس لئے نہیں آتی کہ ہم دنیا طلبی میں

اس قدر منہمک ہو جائیں کہ اس کا مفہوم ہی ختم ہو کر رہ جائے۔ یہ اس لئے نہیں آتی کہ تم چند سکے خرچ کر کے قربانی کے کچھ بکرے چھترے ذبح کر کے سمجھ لو کہ ہم نے کوئی بہت بڑا تیر مارا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ یہ چھری جیسے تم ایک جانور پر چلا رہے ہو وقت آنے پر اسلام کی سرفرازی کے لئے اگر بیٹے کی گردن پر بھی اسی طرح ذبح ہونے کے لئے چلانی پڑے تو تم دریغ نہ کرو گے۔ اگر یہ نہیں تو پھر صرف ایک رسم ہے جسے تم بجا لا رہے ہو۔ تو پھر یاد رکھو، خدا تو بے نیاز ہے۔ ایسی بے روح عبادت کو ٹھکرا دیتا ہے۔ یہ عید الاضحیٰ، یہ مناسک حج، یہ سعی اور طواف، یہ میدان عرفات میں لاکھوں انسانوں کا کفن بردوش کھڑے ہو کر والہانہ انداز میں اللّٰھم لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ـــــ الخ پکارنے کے تقاضے بھی ہمہ وقت پیش نظر رہنے چاہئیں۔

خداوند کریم نے تو یہ تمام اذانیں اور صدائیں اس عظیم پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد میں ہم پر فرض کر دی ہیں۔ جو خداوند قدوس کی راہ میں بار بار آزمائے گئے اور ہر بار ہر آزمائش میں کندن بن کر نکلے۔ کہیں وطن سے نکالے گئے۔ کہیں آگ میں جھونکے گئے اور کہیں بیٹے کی قربانی کے لئے پکارے گئے۔ اور جب تمام امتحانوں میں کامیاب ہوئے تو خداوند تعالیٰ نے انی جاعلك للناس اماما کا شرف قبولیت بخش کر قیامت تک کے لئے ان کو زندہ جاوید بنا دیا اور امت مرحومہ کو حکم دیا کہ ہر سال اسوۂ ابراہیمیؑ کا اتباع کرو بلکہ خاندان ابراہیمیؑ کی پاکباز عورت اور بچوں تک کے کردار کو اپنے لئے نمونۂ عمل بنا لو۔

یہ صفا مروہ کی سعی کیا ہے؟ حضرت ہاجرہ کی مضطربانہ آمد و رفت پسر خلیلؑ کو خداوند قدوس کی کبریائی کے لئے زندہ رکھنے کی ایک کوشش ہی تو تھی۔

یہ ذبح عظیم کیا ہے؟ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کا ارشاد پا کر اپنے پیارے لخت جگر کو چھری کے نیچے نہ رکھ دیا تھا؟

کیا اس دور کے بتان آذری کے خلاف جناب خلیل اللہؑ کے جہاد کا اسوہ حسنہ ہمیں ہر سال یاد نہیں دلاتا کہ سچے دل سے اس پر عمل کریں اور یہ پکاریں۔

انّ صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ ربّ العالمین

میری نماز، میری ساری عبادتیں، میری زندگی اور موت اس ذات ہی

کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں نہ کہا تھا اور اس پر عمل کر کے نہ دکھایا تھا؟
انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین - وبذالک امرت وانا اول المسلمین
یقیناً میں نے اپنا رخ تو اس کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور فرمانبرداروں میں سے ہوں۔
آج ہم روتے ہیں کہ ہم خاسر و خائب ہو گئے۔ درست ہے لیکن کیا یہ سب کچھ ہمارے ہی اعمال بد کا نتیجہ نہیں ؟
ہم نے گزشتہ ۳۹ سال تک خداوند قدوس کی عطا کردہ مہلت کو ضائع کر دیا اور اپنے اللہ سے جو لاالہ الااللہ کے نفاذ کا وعدہ کیا تھا اس کو یکسر فراموش کر دیا۔ جرائم کی کونسی شکل ہے جسے ہم نے اپنایا نہیں اور اسلام کی کون سی خوبی ہے جس سے ہم نے اعراض نہیں کیا۔ ایسے حالات میں ہم پہ عنایات کی بارشیں کیسے ہو سکتی ہیں ؟

دنیا کی تاریخ میں ایسی کسی قوم کی مثال نہیں ملتی جس نے ربع صدی تک اپنا آئین نافذ نہ کیا ہو۔ حالانکہ ہم آئین کی نعمت سے کبھی تہی دامن نہیں رہے۔ کتاب و سنت کی تعلیمات تو ۱۴ سو سال سے ہمارے پاس موجود ہیں۔

دنیا میں ایسی کوئی قوم نہیں ہے جس نے اپنی قومی زبان کو رائج نہ کیا ہو۔ مگر ہم ہیں کہ دوسری زبانوں کے مقابلے میں احساس کمتری کا شکار ہیں۔

دنیا میں ایسی کوئی قوم نہیں ہے جس نے ہماری طرح بے مقصد اور دور غلامی کے رسوا کن نصاب تعلیم کو اسلامی نظریاتی تعلیم پر ترجیح دے کر اپنی نسل کو یہود و نصاریٰ کی ذہنی غلامی اور اندھی تعلیم کے سپرد کر دیا ہو۔

افسوس! ہم نے ہمیشہ منافقانہ طور پر اسلام کا نام لیا لیکن اسلام کے خلاف کام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

کیا یہ ملک لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں سے اس لئے معرض وجود میں آیا تھا کہ تم

سینما گھروں کو آباد اور اللہ کے گھروں کو ویران رہنے دو۔ تم چور بازاری، ذخیرہ اندوزی سود خوری اور رشوت ایسے جرائم سے خود تو فائدہ اٹھاؤ مگر امت کے اجتماعی مفاد کو پس پشت ڈال دو۔

افسوس کہ اس دور میں علماء بھی متحد نہ ہو سکے۔ حالانکہ ان کے تمام اختلافات کے خاتمہ کے لئے اللہ کا قرآن اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان موجود ہیں۔

عورت کے سر سے پردہ اتر گیا۔ اور عورت تو شمع خانہ تھی جسے رونق محفل بنا دیا گیا مگر کسی کے ماتھے پر کبھی بل نہ آیا۔

افسوس کہ ملک میں جعفر و صادق تو پیدا ہوتے رہے مگر طارق و محمود اور صلاح الدین ایوبی پیدا نہ کر سکے۔

کوئی دور تھا کہ "عید مومناں شکوہِ اسلام" کا منظر پیش کرتی تھی لیکن اب تو ہلال عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے۔

ایسے حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا اور رسول ﷺ کی طرف رجوع کریں اور اپنے دکھوں کا علاج قرآن کے اوراق اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں ڈھونڈیں۔ ایسی صورت میں ہی ہم دین و دنیا کی سربلندیوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

(بشیر انصاری)

---

**عید قربان بت شکنی ہے شکم پروری نہیں**۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ عید قربان کا جب تصور آتا ہے تو منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ کیونکہ ہم نے اسے سامان شکم ہی سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ بات سر دینے کی ہے۔ سر لینے کی نہیں۔ مگر ہم ہیں کہ سری پائے کھانے کے ہی موڈ میں رہتے ہیں۔ جب بات شکم تک پہنچی ہے تو پھر عموماً ایسا بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہو رہا ہے۔ خدا تک پہنچنے کے بجائے شکم تک ہی رہتے ہیں۔ بس یہی سوشلزم ہے یعنی جب ایک انسان سوشلسٹ کی قماش کا آدمی بن جاتا ہے۔ تو وہ ہر عبادت کو بھی کام و دہن کے چسکوں کے ترازو میں تولتا ہے اس لیے جو جتنا اصلی سوشلسٹ ہوتا ہے اتنا ہی وہ خدا سے بدگمان ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تاآنکہ وہ وقت بھی آ جاتا ہے جب وہ خدا کو بھی بڑا سرمایہ دار اور سرمایہ داروں کا حامی قرار دے کر اس کو اپنے دیس سے باہر نکال کرنے کا اعلان کر دیتا ہے۔